Class 9

ISLAMIAT

PCTB Textbook

Class 9 | Biology Textbook

To Download Books visit Parho.pk

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اِسلامیات

(لازمی)

برائے جماعت نہم

یکساں قومی نصاب 2022ء کے مطابق

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بُک بورڈ، لاہور

اس کتاب کو پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور نے یکساں قومی نصاب 2022ء کے مطابق Align کیا ہے۔ جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔
اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

منظور شدہ: متحدہ علما بورڈ، پنجاب، لاہور، بمطابق مراسلہ نمبر: ایم یو بی (پی سی ٹی بی/6/درسی کتب) 250/2024 مورخہ 24-09-02

تمام مکاتبِ فکر کے علما کرام پر مشتمل، اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان (ITMP) کی مجوزہ کمیٹی کو وزارتِ وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت (MoFE&PT)، اسلام آباد نے مورخہ 20 اپریل 2017ء کو بمطابق مراسلہ نمبر E-III/2015/(8)3 نوٹی فائی کیا۔ اس کمیٹی نے ''دی علم فاؤنڈیشن، کراچی'' کے مرتب کردہ قرآنِ مجید کے ترجمے پر مکمل اتفاق کیا، جسے اس درسی کتاب میں استعمال کیا گیا ہے۔

مصنّفین

ڈاکٹر فخر الزمان پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور • محمد صفدر جاوید پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

ریویو کمیٹی

- علامہ ڈاکٹر راغب حسین نعیمی — چیئرمین، اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان و متحدہ علما بورڈ، پنجاب/ مہتمم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ، لاہور
- مفتی شاہد عبید — استاذ الحدیث، جامعہ اشرفیہ، فیروز پور روڈ، لاہور
- ڈاکٹر حافظ حسن مدنی — ایسوسی ایٹ پروفیسر، انسٹیٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- علامہ ڈاکٹر محمد رشید ترابی — ڈائریکٹر، جامعۃ الواعظین، لاہور
- ڈاکٹر حارث مبین — ڈائریکٹر، ڈیپارٹمنٹ آف قرآن و سنہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- ڈاکٹر محمد اکرم ورک — پروفیسر آف اسلامک سٹڈیز، گورنمنٹ گریجوایٹ کالج، سیٹلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ
- ڈاکٹر محمد اویس سرور — صدر شعبہ عربی و علوم اسلامیہ، گورنمنٹ اسلامیہ کالج فار بوائز، لاہور کینٹ
- ڈاکٹر سلطان سکندر — اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ اسلامیہ گریجوایٹ کالج، ریلوے روڈ، لاہور
- ڈاکٹر عبد الغفور — سینئر سکول ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول، مندر روڈ، چنیوٹ
- ڈاکٹر آصف جاوید — گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج فار بوائز، اوکانوالہ بنگلہ، چیچہ وطنی، ساہیوال
- ڈاکٹر محمد منشا طیب — گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج، پھول نگر، قصور
- ڈاکٹر شاہد فریاد — ماہر مضمون، پنجاب ایگزامینیشن کمیشن (PEC)، لاہور
- فتح محمد — ایجوکیشن آفیسر، قائد اعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، میانوالی
- منظور احمد — سینئر سکول ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول، کوٹ حسین خان، ننکانہ صاحب
- رضیہ سلطانہ — ماہر مضمون، قائدِ اعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، شرقپور
- ڈاکٹر شاہ عبد الرؤف — سینئر ماہر مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

ماہر زبان
- پروفیسر طارق حبیب شعبہ اُردو، سرگودھا یونیورسٹی، سرگودھا
- ڈاکٹر جمیل الرّحمان سینئر ماہر مضمون (اُردو)، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

نگران طباعت
ڈاکٹر فخر الزمان • ڈاکٹر شاہ عبد الرؤف • محمد صفدر جاوید

ڈائریکٹر (مسوّدات) • محترمہ ریحانہ فرحت — ڈپٹی ڈائریکٹر مسوّدات • مہر صفدر ولید — ڈپٹی ڈائریکٹر (گرافکس) • عائشہ صادق

کمپوزنگ • عرفان شاہد، محمد اظہر — لے آؤٹ اینڈ ڈیزائننگ: • حافظ انعام الحق

فہرست

باب اوّل: قرآنِ مجید وحدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

(الف) قرآنِ مجید کی تدوین اور اس کی حفاظت 1
(ب) حفاظت وتدوینِ حدیث (دورِاوّل) 4
(ج) احادیثِ نبویہ (خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) 7

باب دوم: ایمانیات وعبادات

(الف) ایمانیات:
(1) عقیدہ توحید 12
(2) عقیدہ رسالت 16
(3) ملائکہ (فرشتے) 19
(4) کُتُبِ سماویہ (آسمانی کتابیں) 21
(5) عقیدۂ آخرت 25

(ب) عبادات:
(1) نماز 29
(2) روزہ 32
(3) زکوۃ 35
(4) حج اور قربانی 38

باب سوم: سیرتِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

(الف) عہدِ نبوی (خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) کے ماہ وسال (مدنی دور)
(1) فتح مکہ 41
(2) غزوۂ حُنین 44
(3) عامُ الوُفُود (9 ہجری) 47
(4) غزوۂ تبوک 50
(5) حجۃ الوداع 54
(6) وصالِ نبوی (خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) 57

(ب) اُسوۂ رسول (خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) اور ہماری زندگی
(1) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کا بچپن اور جوانی 60
(2) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کا ذوقِ عبادت 64
(3) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت وایثار 67
(4) صلہ رحمی 70
(5) خواتین کے ساتھ حسن سلوک 73
(6) اندازِ تربیت 76

باب چہارم: اَخلاق و آداب

(1) شکر و قناعت 79
(2) امانت و دیانت 80
(3) اخلاص و تقویٰ 81
(4) پردہ پوشی 83

بُری عادات سے اجتناب

(1) تکبّر 85
(2) حسد 86
(3) جھوٹ 87
(4) غیبت اور بہتان 88
(5) جادُو، فال اور توہم پرستی 90

باب پنجم: حسن معاملات و معاشرت

(1) قَسَم کے احکام و مسائل 94
(2) گواہی کے احکام و مسائل 97
(3) حُقُوقُ الْعِبَاد (ہمسایوں کے حقوق) 100
(4) سُود کی حرمت 103
(5) اسلامی ریاست 106
(6) جہاد فی سبیل اللہ 109

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

اہل بیت اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ

(1) حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ 112
(2) حضرت امام زید بن علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ 116

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ

(1) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ 119
(2) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا 122
(3) حضرت عَمرو بن اُمیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ 124
(4) حضرت عَمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ 126
(5) حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ 129
(6) حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ 132

صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ 135
صُوفیہ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ 141
علما و مفکرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ 147

باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

(1) خود اعتمادی و خود انحصاری 152
(2) جسمانی و ذہنی صحت اور جسمانی ریاضت 154
(3) اسلام میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیّت 157
(4) اسلامی تہذیب کے امتیازات 160

امتحانی پرچہ اسلامیات لازمی برائے جماعت نہم کی تیاری 163
ماڈل پرچہ اسلامیات (لازمی) برائے جماعت نہم 164

باب اوّل

قرآنِ مجید وحدیثِ نبوی (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم)

(الف) تعارفِ قرآنِ مجید

قرآنِ مجید کی تدوین اور اس کی حفاظت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- قرآنِ مجید کی حفاظت کے بارے میں جان سکیں۔
- قرآنِ مجید کی جمع و تدوین کے مراحل کے بارے میں جان سکیں۔
- قرآنِ مجید کو ہدایت کا سرچشمہ مانتے ہوئے اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکیں۔
- قرآنِ مجید کی عالم گیریت کو سمجھ سکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے دور میں قرآنِ مجید کی تدوین کے طریقہ کار کا جائزہ لے سکیں۔

لفظ قرآن "قِرَاءَةٌ" سے ہے جس کے معنٰی پڑھنے کے ہیں، چوں کہ قرآنِ مجید ایسی واحد کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے، اس لیے اسے قرآن کہا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جو اس نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرمائی۔ قرآن مجید دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو آج تک اسی طرح محفوظ ہے جس طرح نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۹﴾ (سُوْرَةُ الحجر : 9)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اِس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی آخری اور عالم گیر کتاب ہے، جس طرح نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ کی رسالت تمام جہانوں کے لیے ہے، اسی طرح آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہونے والی کتاب بھی تمام بنی نوعِ انسان کے لیے رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ قرآنِ مجید کسی خاص قوم یا وقت کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے راہ نمائی کا ذریعہ ہے۔

جمع و تدوینِ قرآنِ مجید

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیّبہ ہی میں اکثر صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو قرآن مجید زبانی یاد تھا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم قرآنِ مجید کے نزول کے فوراً بعد قرآنی آیات کو لکھوانے کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیّبہ ہی میں مکمل قرآنِ مجید لکھا جا چکا تھا۔ عہدِ رسالت ہی میں قرآنِ مجید عموماً پتھر کی سِلوں، چمڑے، کھجور کی چھال اور اونٹ کے شانے کی ایسی

NOT FOR SALE-PESRP

ہڈیوں پر لکھا جاتا تھا جو خاص اسی مقصد کے لیے تیار کی جاتی تھیں۔ یوں قرآنِ مجید عہدِ نبوی ہی میں مکمل حفظ ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف جگہوں پر لکھا ہوا موجود تھا۔

قرآنِ مجید کو سرکاری سرپرستی میں جمع کرنے کی ضرورت حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں اس وقت محسوس ہوئی جب جنگِ یمامہ میں قرآنِ مجید کے سیکڑوں حُفّاظِ کرام شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مسلمانوں کو اس جنگ میں فتح نصیب ہوئی، تاہم اس وقت یہ محسوس کیا گیا کہ اگر مستقبل میں اسی طرح حُفّاظِ کرام شہید ہوتے رہے تو کہیں قرآنِ مجید کا کوئی حصہ ضائع نہ ہو جائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے مشورے سے قرآنِ مجید کی جمع و تدوین کا آغاز کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے مشورے سے مشہور قاریِ قرآن حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس عظیم کام کی تکمیل کے لیے منتخب کیا۔

حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عہدِ رسالت میں وحی کی کتابت کا فریضہ انجام دیا کرتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سربراہی میں قائم کمیٹی نے مسلسل اور انتہائی محنت سے قرآنِ مجید کو ایک مصحف کی صورت میں جمع کیا۔ قرآن مجید کا یہ نسخہ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس موجود رہا جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو منتقل ہوا اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے بعد اُمّ المومنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی تحویل میں آ گیا۔ حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عہدِ خلافت میں جب مختلف قراءتوں اور لہجوں میں قرآنِ مجید کی تلاوت پر اختلاف پیدا ہوا تو انھوں نے اُمّ المومنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نسخے کی مختلف نقلیں تیار کر کے مختلف صوبوں کو بھجوا دیں اور سب مسلمانوں کو ایک قراءت پر متحد کر دیا۔

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) لفظ قرآن کا معنیٰ ہے:

(الف) کثرت سے پڑھی جانے والی کتاب
(ب) صبح کے وقت پڑھی جانے والی کتاب
(ج) محفوظ کتاب
(د) آخری کتاب

(ii) تمام مسلمانوں کو ایک قراءت اور لہجے پر متفق کرنے والی شخصیت ہیں:

(الف) حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ
(ب) حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ
(ج) حضرت علی کرم اللہ وجھہ
(د) حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

(iii) قرآن مجید کے حفاظ کرام کثیر تعداد میں شہید ہوئے:

(الف) جنگِ یمامہ میں
(ب) جنگِ یرموک میں
(ج) جنگِ قادسیہ میں
(د) جنگِ جمل میں

(iv) حکومتی سرپرستی میں حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف سے قرآنِ مجید کی جمع وتدوین کے لیے سربراہ مقرر کیے گئے:

(الف) حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (ب) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

(ج) حضرت اسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (د) حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

(v) حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دور میں جمع کیا جانے والا قرآنِ مجید کا نسخہ کن کے پاس موجود تھا؟

(الف) حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (ب) حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(ج) حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (د) حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) قرآنِ مجید کا مختصر تعارف قلم بند کریں۔

(ii) قرآنِ مجید ایک عالم گیر کتاب ہے۔ وضاحت کریں۔

(iii) حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سب مسلمانوں کو ایک قراءت پر کس طرح متحد کیا؟

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) جمع وتدوینِ قرآنِ مجید کی تفصیل بیان کریں۔

سرگرمیاں

- جمع وتدوین قرآنِ مجید کے مختلف مراحل کو چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- کمرا جماعت میں قرآن مجید کی جمع وتدوین کے مختلف مراحل کے بنیادی نکات کے بارے میں گروپ کی صورت میں کام کروائیں۔

(ب) حفاظت وتدوینِ حدیث: دورِ اوّل

(عہدِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ،عہدِ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- تدوین حدیث شریف کی اہمیت کے بارے میں جان سکیں۔
- عہدِ رسالت میں تدوین حدیث شریف کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں۔
- قرونِ اُولیٰ میں حدیث شریف کی جمع وتدوین کے لیے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ ،تابعین وتبع تابعین کی خدمات کی اہمیت جان سکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دور میں حدیث شریف کی جمع وتدوین کے طریق کار کا جائزہ لے سکیں۔
- حدیث شریف کی تدوین اور حفاظت کے بارے میں جان کر یہ ایمان پختہ کریں کہ قرآن مجید کے بعد حدیث شریف ہدایت اور راہ نمائی کا اوّلین ذریعہ ہے۔
- حدیث شریف اور سنت کی اہمیت وحجیت کو جان کر ان پر ایمان مضبوط کر سکیں اور فتنہ انکار حدیث سے محفوظ رہ سکیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے، آپ کے فرمان کو حدیثِ قولی اور عمل کو حدیثِ فعلی کہتے ہیں۔ آپ کے سامنے کسی صحابی رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے عمل کیا ہو اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے خاموشی اختیار فرمائی ہو تو اس کو حدیثِ تقریری کہتے ہیں۔ جس حدیث میں مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور الفاظ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ہوں تو اس کو حدیثِ قدسی کہا جاتا ہے۔

احادیثِ مبارکہ قرآن مجید کی تفسیر اور تشریح ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت اور اتباع کا اللہ تعالیٰ نے خود حکم ارشاد فرمایا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ معلم انسانیت بن کر تشریف لائے ہیں اور معاملاتِ زندگی میں احادیثِ مبارکہ کے بغیر ایک مسلمان کا گزارا ممکن نہیں ہے۔ احادیثِ مبارکہ عبادات، معاملات اور احکامات میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اور قیامت تک ان سے راہ نمائی لی جاتی رہے گی۔ اسی لیے دورِ رسالت اور دورِ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ میں ان کی حفاظت پر بھرپور زور دیا گیا اور احادیثِ مبارکہ کو باقاعدہ مدوّن کر دیا گیا۔ تدوین حدیث سے مراد احادیثِ مبارکہ کو جمع کرنا اور انھیں کتابی شکل دینا ہے۔ تدوینِ حدیث کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مبارکہ کی جمع وتدوین کا آغاز عہدِ رسالت ہی میں ہو گیا تھا۔ حدیث کی جمع وتدوین میں خود نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سرپرستی اور رضامندی شامل رہی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خود اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ آپ کی بات کو سنا جائے، ذہن نشین کیا جائے اور محفوظ کر لیا جائے، اسی وجہ سے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے تا کہ سامنے والا اسے اچھی طرح سمجھ لے اور یاد کر لے۔ بعض اوقات آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تین مرتبہ اپنی بات دہراتے تا کہ مخاطب

NOT FOR SALE-PESRP

کے ذہن میں بیٹھ جائے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وسلم حدیث کی حفاظت کرنے والوں کو ان الفاظ میں دعا بھی دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس انسان کو خوش و خرم رکھے جس نے میری بات سنی، یاد کی اور اسے لوگوں تک پہنچایا۔ (سنن ابی داؤد:3660)

دورِ رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے احادیثِ مبارکہ کو تین بڑے ذرائع سے محفوظ کیا۔ جن میں انھوں نے احادیثِ مبارکہ کو حفظ کیا، لکھ لیا اور اس کے مطابق عمل کر کے احادیث کو محفوظ کیا۔

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حوصلہ افزائی فرمائی کہ وہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وسلم کے فرامین کو یاد رکھنے کے ساتھ ساتھ تحریری صورت میں بھی محفوظ کریں۔ چناں چہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وسلم کی زندگی ہی میں احادیثِ نبویہ کو کتابی شکل میں محفوظ کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بڑی تعداد نے اس عمل کو اپنی زندگی کا مشن بنایا۔

عہدِ رسالت میں احادیث مبارکہ کی کتابت کی کثیر شہادتیں موجود ہیں۔

دورِ رسالت میں جو دعوت نامے اور خطوط خود نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وسلم نے مصر، شام اور ایران کے فرماں رواؤں کو لکھے ان خطوط میں بعض تحریری شکل میں آج بھی مختلف مقامات پر محفوظ ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا والی بنا کر بھیجا تو انھیں صدقہ اور وراثت کے متعلق احکام لکھوا کر دیے۔ اسی طرح نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وسلم نے مختلف علاقوں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے جن لوگوں کو روانہ فرمایا تھا ان کی راہ نمائی کے لیے زکوٰۃ کے تفصیلی احکام لکھوا کر دیے تھے۔ یہ احکام باقاعدہ تحریری شکل میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس موجود تھے۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس احادیثِ نبویہ کے ذاتی نسخے بھی موجود تھے۔ صحیفہ صادقہ دورِ رسالت ہی کا مجموعہ احادیث تھا، جو حضرت عبداللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتّب کردہ تھا۔ اس کے علاوہ حضرت ابو ہریرہ، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس بھی احادیثِ مبارکہ کے تحریری نسخے موجود تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد تابعین کے دور میں احادیثِ مبارکہ کی جمع و تدوین نے ایک منظم تحریک کی شکل اختیار کر لی۔ تابعین نے اس دور میں کئی کتبِ احادیث مُرتّب کیں جو بعد کے ادوار میں باقاعدہ مآخذ اور مصادر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ احادیثِ نبویہ کی جمع و تدوین کے حوالے سے یہ تمام کوششیں ذاتی نوعیت کی تھیں۔ سرکاری سطح پر جمع و تدوین کا سلسلہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں شروع ہوا۔ جمع و تدوینِ حدیث کی تحریک کو اوجِ کمال تک پہنچانے کا اعزاز امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور صحاح ستّہ کے مؤلفین کے سر ہے۔ مؤطا امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داود، سنن نسائی اور سنن ابنِ ماجہ اسی دور کی یادگار ہیں یہ احادیثِ مبارکہ کے مستند مجموعے ہیں۔

حدیثِ نبوی کی جمع و تدوین کے ذرائع میں حفظ اور کتابت کے بعد تیسرا ذریعہ اُمّت میں سنّتِ نبویہ کا عملی طور پر جاری رہنا ہے جس کا حکم قرآنِ مجید میں موجود ہے۔ پوری امّت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآنِ مجید کے بعد احادیثِ مبارکہ ہی ہدایت اور راہ نمائی کا ذریعہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم فرمایا ہے: وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (سورۃ الحشر: 7)

ترجمہ: اور جو کچھ رسول (خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمھیں عطا فرمائیں تو اُسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں تو (اُس سے) رُک جاؤ۔

جمع و تدوینِ حدیث کی پوری تاریخ پر نظر ڈالنے سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کے ساتھ حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت کے بھی خصوصی اسباب مہیّا فرمائے ہیں تا کہ قیامت تک اہلِ ایمان اس پر عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے عمل کو کہا جاتا ہے:

(الف) حدیثِ فعلی (ب) حدیثِ قولی (ج) حدیثِ تقریری (د) حدیثِ قدسی

(ii) حدیث کو جمع کرنا اور کتابی شکل دینا کہلاتا ہے:

(الف) تدوینِ حدیث (ب) فضیلتِ حدیث (ج) روایتِ حدیث (د) درایتِ حدیث

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن حزم رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کو والی بنا کر بھیجا:

(الف) یمن کا (ب) مصر کا (ج) شام کا (د) حبشہ کا

(iv) صحاح ستّہ میں شامل ہیں:

(الف) دو کتابیں (ب) چار کتابیں (ج) چھے کتابیں (د) آٹھ کتابیں

(v) حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے سرکاری سطح پر انتظام فرمایا:

(الف) احادیث پر عمل کرنے کا (ب) احادیث کی جمع و تدوین کا

(ج) احادیث کی شرح کا (د) احادیث کو حفظ کرنے کا

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) حدیث کے معنٰی و مفہوم بیان کریں۔

(ii) دورِ نبوی میں حفاظتِ حدیث کے کوئی سے دو ذرائع لکھیں۔

(iii) صحاح ستّہ میں سے دو کتابوں کے نام لکھیں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔ (i) جمع و تدوینِ حدیث پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

سرگرمیاں

- صحاح ستہ کے علاوہ احادیثِ نبویہ پر مشتمل دیگر کتب کی فہرست مرتب کریں۔
- اساتذہ کرام طلبہ سے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ، صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ، تابعین اور تبع تابعین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ کے ادوار میں حدیث کی جمع و تدوین کے طریق کار پر اظہارِ خیال کروائیں۔

(ج) احادیثِ نبویہ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- حدیثِ نبوی کی تعریف اور اہمیت بیان کر سکیں۔
- حدیثِ نبوی کا مفہوم اور فضیلت سمجھ سکیں۔
- نصاب میں شامل احادیثِ نبویہ کا ترجمہ سمجھ سکیں۔
- احادیثِ نبویہ میں بیان کی گئی تعلیمات کو سمجھ سکیں۔
- احادیثِ نبویہ میں موجود موضوعات کو سمجھ کر اپنی روزمرّہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکیں۔

حدیث کے لفظی معنٰی بات اور گفت گو کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اقوال، افعال اور تقریر (یعنی کوئی ایسا کام جو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی موجودگی میں کیا گیا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی ہو) کا مجموعہ حدیثِ نبوی کہلاتا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مبارکہ، دین کی تعلیمات کا سرچشمہ اور رشد و ہدایت کا ذریعہ ہیں۔ رسولُ اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کے مقاصد میں سے اہم ترین مقصد قرآنِ مجید کی تشریح و تفسیر اور اس کا عملی نمونہ فراہم کرنا ہے۔ قرآنِ مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے حدیثِ نبوی اہم ذریعہ ہے۔ بطور مسلمان ہمارے لیے لازم ہے کہ ہم نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیث کو اپنی زندگی کے لیے عملی نمونہ بنائیں۔ ہماری زندگی نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اقوال و افعال کے مطابق ہونی چاہیے۔ اللّٰہ تعالٰی نے قرآن مجید میں اسی بات کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾ (سُوْرَۃ محمد: 33)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللّٰہ کی اطاعت کرو اور رسولُ اللّٰہ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔

ارشادِ باری تعالٰی ہے:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (سُوْرَۃُ الحشر: 7)

ترجمہ: اور جو کچھ رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) تمھیں عطا فرمائیں تو اُسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں تو (اُس سے) رُک جاؤ۔

ان آیات سے ہمیں یہ راہ نمائی ملتی ہے کہ ہمارے لیے زندگی گزارنے کا معیار حضورِ اقدس خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات گرامی اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اقوال و افعال اور تقاریر ہیں، لہٰذا ہمیں اپنی زندگیوں کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

منتخب احادیثِ مبارکہ

1. أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُهُمْ خِيَارُهُمْ لِنِسَائِهِمْ۔ (مسند احمد:9153)

ترجمہ: مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اپنے اخلاق میں بہترین ہے، اور ان میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے لیے بہتر ہیں۔

2. مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ (سنن ابی داود:4943)

ترجمہ: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔

3. أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللهَ وَأَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، فَإِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا وَإِنْ أَبْطَأَ عَنْهَا، فَاتَّقُوا اللهَ وَأَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، خُذُوْا مَا حَلَّ، وَدَعُوْا مَا حَرُمَ (سنن ابن ماجہ:2144)

ترجمہ: اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے (اعتدال کے ساتھ) روزی طلب کرو، کیوں کہ کوئی انسان اپنا رزق پورا کیے بغیر نہیں مرے گا اگرچہ اس (رزق کے حصول) میں دیر ہو جائے، چناں چہ اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے روزی طلب کرو۔ جو حلال ہے، وہ لے لو اور جو حرام ہے، وہ چھوڑ دو۔

4. مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِيْ أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ (صحیح مسلم:6524)

ترجمہ: جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت کی جائے اور اس کی عمر لمبی ہو تو وہ صلہ رحمی (اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک) کرے۔

5. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ، قَالَ: "اَلشِّرْكُ بِاللهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَوْلُ الزُّوْرِ" (صحیح مسلم:88)

ترجمہ: رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔

6. إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيْكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهِ، فَلْيُطْعِمْهُ، مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ (صحیح بخاری:2545)

ترجمہ: تمھارے غلام تمھارے بھائی ہیں، انھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے ماتحت رکھا ہے، چناں چہ جس شخص کا بھائی اس کے ماتحت ہو، اسے چاہیے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسے وہی لباس پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے اور ان سے وہ کام نہ لو جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو اور اگر ایسے کام کی انھیں زحمت دو تو خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ۔

7. مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلٰى مَنْ أَفْتَاهُ، وَمَنْ أَشَارَ عَلٰى أَخِيْهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ (سنن ابی داود:3657)

NOT FOR SALE-PESRP

ترجمہ: جس شخص کو کسی نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو عمل کرنے والے کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس نے اپنے بھائی کو کوئی ایسا مشورہ دیا جب کہ اسے علم تھا کہ بھلائی اس کے علاوہ ہے تو اس نے اس سے خیانت کی۔

8 اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ (صحیح مسلم:37)

ترجمہ: حیا سے ہمیشہ بھلائی پیدا ہوتی ہے۔

9 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا۔ (سنن ابن ماجہ:925)

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تجھ سے فائدہ دینے والا علم، حلال روزی اور قبولیت والا عمل مانگتا ہوں۔

10 كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهٗ، وَمَالُهٗ، وَعِرْضُهٗ۔ (صحیح مسلم:2564)

ترجمہ: ہر مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔

11 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے طاعون کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

بَقِيَّةُ رِجْزٍ، اَوْ عَذَابٍ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا۔ (جامع ترمذی:1025)

ترجمہ: یہ اس عذاب کا بچا ہوا حصہ ہے، جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا جب کسی زمین (ملک یا شہر) میں طاعون ہو جہاں پر تم رہ رہے ہو تو وہاں سے نہ نکلو اور جب وہ کسی ایسی سرزمین میں پھیلا ہو جہاں تم نہ رہتے ہو تو وہاں نہ جاؤ۔

12 فَيَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ، وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَيَكْرَهُ لَكُمْ: قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةِ الْمَالِ۔ (صحیح مسلم:1715)

ترجمہ: وہ (اللہ) تمھارے لیے پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقوں میں نہ بٹو۔ اور وہ تمھارے لیے قیل وقال (فضول باتوں)، کثرتِ سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔

13 مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ۔ (صحیح بخاری:2320)

ترجمہ: کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگائے یا کھیتی میں بیج بوئے، پھر اس میں سے پرندہ یا انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

14 مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ۔ (صحیح بخاری:6018)

ترجمہ: جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

NOT FOR SALE-PESRP

15 اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ ، لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ ، وَلَا يَحْقِرُهٗ (صحیح مسلم:2564)

ترجمہ: مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اس کی تحقیر کرتا ہے۔

16 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ الْيَتِيْمِ وَالْمَرْاَةِ (سنن ابن ماجہ:3678)

ترجمہ: اے اللہ! میں (لوگوں کو) دو کمزوروں یتیم اور عورت، کی حق تلفی کرنا (تاکید کے ساتھ) حرام ٹھہراتا ہوں۔

17 مَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ (سنن ابن ماجہ:1)

ترجمہ: جس کام کا میں تمھیں حکم دوں، اس پر عمل کرو اور جس سے منع کروں، اس سے باز رہو۔

18 اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ (صحیح مسلم:2563)

ترجمہ: بدگمانی سے دور رہو کیوں کہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔

19 لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ (سنن ابن ماجہ:2313)

ترجمہ: رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

20 اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ (صحیح مسلم:817)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآنِ مجید) کے ذریعے سے بہت سے لوگوں کو اونچا کرتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعے سے نیچے گراتا ہے۔

اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى

1	اَلْحَيُّ	ہمیشہ زندہ رہنے والا	2	اَلْقَيُّوْمُ	سب کو اپنی تدبیر سے قائم رکھنے والا
3	اَلْوَاجِدُ	وجود عطا فرمانے والا	4	اَلْمَاجِدُ	عظمت اور بزرگی والا
5	اَلْوَاحِدُ	یکتا	6	اَلصَّمَدُ	بے نیاز، سب کا مرکزِ نیاز
7	اَلْقَادِرُ	قدرت و طاقت والا	8	اَلْمُقْتَدِرُ	قدرت کاملہ کا مالک
9	اَلْمُقَدِّمُ	آگے کرنے والا/ بڑھانے والا	10	اَلْمُؤَخِّرُ	پیچھے رکھنے والا
11	اَلْاَوَّلُ	سب مخلوقات اور موجودات سے پہلے	12	اَلْاٰخِرُ	سب موجودات کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی رہنے والا
13	اَلظَّاهِرُ	اپنی قدرت کے اعتبار سے ظاہر	14	اَلْبَاطِنُ	اپنی ذات کے اعتبار سے پوشیدہ
15	اَلْوَالِيْ	تصرف اور اختیار کا مالک	16	اَلْمُتَعَالِيْ	بلند و برتر
17	اَلْبَرُّ	اچھائی اور بھلائی فرمانے والا	18	اَلتَّوَّابُ	زیادہ توبہ قبول کرنے والا
19	اَلْمُنْتَقِمُ	بدلہ لینے والا	20	اَلْعَفُوُّ	معاف فرمانے والا

(21) اَلرَّءُوْفُ	نہایت مہربان	(22) مَالِكُ الْمُلْكِ	سب سلطنت اور حکمرانی کا مالک
(23) ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	عظمت اور بزرگی والا	(24) اَلْمُقْسِطُ	عدل وانصاف کرنے والا
(25) اَلْجَامِعُ	جمع کرنے والا	(26) اَلْغَنِيُّ	بے پرواہ و بے نیاز
(27) اَلْمُغْنِيْ	بے نیاز کر دینے والا	(28) اَلْمَانِعُ	روکنے والا
(29) اَلضَّارُّ	نقصان کا مالک	(30) اَلنَّافِعُ	نفع کا مالک، نفع عطا فرمانے والا
(31) اَلنُّوْرُ	نور	(32) اَلْهَادِیْ	ہدایت دینے والا
(33) اَلْبَدِيْعُ	بے مثال موجد، عدم سے وجود میں لانے والا	(34) اَلْبَاقِيْ	ہمیشہ رہنے والا
(35) اَلْوَارِثُ	وارث و مالک	(36) اَلرَّشِيْدُ	نیکی اور راستی کرنے والا
(37) اَلصَّبُوْرُ	بہت زیادہ مہلت دینے والا	(38) اَلسَّمِيْعُ	بہت زیادہ سننے والا
(39) اَلْبَصِيْرُ	سب کچھ دیکھنے والا	(40) اَلْحَكِيْمُ	حکمت و تدبر والا

سرگرمیاں

- طلبہ اپنا جائزہ لیں کہ وہ مذکورہ احادیث مبارکہ کی تعلیمات میں سے کن کن ہدایات پر عمل کرتے ہیں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کے درمیان احادیثِ مبارکہ اور اسمائے حسنٰی کا ترجمہ سننے کی مشق اور مسابقہ کروائیں جس میں صحّت تلفّظ کا اہتمام ہو۔

ایمانیات و عبادات

باب دوم

(الف) ایمانیات

(1) عقیدۂ توحید

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- توحید کا معنٰی و مفہوم، فرضیت و اہمیت بیان کر سکیں۔
- قرآن و سُنّت کی روشنی میں توحید کی اقسام جان سکیں۔
- شرک کا معنٰی و مفہوم جان سکیں۔
- شرک کی بنیادی اقسام کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں۔
- عملی زندگی میں توحید کے اثرات اور شرک کے نقصانات کا ادراک کر سکیں۔
- عقیدۂ توحید سے واقفیت حاصل کر کے صرف اللہ پر اپنا ایمان مضبوط کر سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کو ایک رب جانتے اور مانتے ہوئے تمام معاملات میں اُسی سے رُجوع کر سکیں۔
- شرک کی وعید سے آگاہ ہو کر اس سے دُور رہنے کی شعوری کوشش کر سکیں۔

توحید کے لغوی معنٰی ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات اور جملہ اوصاف و کمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات اور افعال میں وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ہے۔

اسلامی عقائد میں سب سے پہلے عقیدۂ توحید ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تک اس دنیا میں جتنے انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَام تشریف لائے، انھوں نے اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کی تبلیغ کی۔ کوئی شخص عقیدۂ توحید اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیے بغیر دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔

قرآنِ مجید میں عقیدۂ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید کی ایک سورت کا نام الاخلاص اور التوحید ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ سورت درج ذیل ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ (سُوْرَۃُ الْاِخلاص 1 تا 4)

ترجمہ: (اے نبی خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اُس کے برابر ہے۔

عقیدۂ توحید کو تمام اُمورِ دین پر اہمیت اور اوّلیت حاصل ہے۔ عقیدۂ توحید کے بغیر کوئی عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اہم ترین حق اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا ہے۔ جو شخص عقیدۂ توحید اختیار کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے نجات عطا

فرمائیں گے۔ عقیدۂ توحید کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ربوبیّت، اُلوہیّت، اسما اور صفات میں اکیلا اور یکتا تسلیم کیا جائے۔

عقیدۂ توحید کی اقسام

(1) توحیدِ ربوبیّت

توحیدِ ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا، کیا تمھارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے؟ جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو، وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ الرّوم: 40)

(2) توحیدِ اُلوہیّت

توحیدِ اُلوہیّت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا قطعاً جائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحیدِ اُلوہیّت ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (سُوْرَۃُ الکہف: 110)

(3) توحیدِ اسما و صفات

اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحیدِ اسما و صفات ہے، یعنی اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد، اکیلا اور یکتا ہے، اسی طرح وہ اپنے اسما و صفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

شرک اور اس کی اقسام

جو شخص عقیدۂ توحید پر ایمان نہیں رکھتا، وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ عقیدۂ توحید کا انکار شرک ہے۔ شرک کا لفظی معنیٰ حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، اُلوہیّت اور اسما و صفات میں کسی کو اس کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔

(1) ذات میں شرک

اس سے یہ مراد ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا، یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کو ماننا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی بیٹی یا بیٹا ماننا، اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ (سُوْرَۃُ الاخلاص: 3)

ترجمہ: نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔

(2) اُلوہیّت میں شرک

اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو عبادت میں شریک کرنا اُلوہیّت میں شرک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ (سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ: 23) ترجمہ: کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

(3) صفات میں شرک

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی ذات اور شخصیت میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا اور اعتقاد رکھنا صفات میں شرک کہلاتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ جیسی صفات، اس جیسا علم اور قدرت کسی دوسرے کے لیے سمجھنا اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ۚ (سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی: 11) ترجمہ: اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں

تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور اس میں جو صفات پائی جاتی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ذاتی ہیں، وہ کسی کی عطا کردہ نہیں ہیں۔

عقیدۂ توحید کے اثرات

- عقیدۂ توحید کو ماننے والا شخص غیرت منداور بہادر ہوتا ہے، کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ تمام قوتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، وہ صرف اور صرف اسی کے سامنے جھکتا ہے اور صرف اسی سے ڈرتا ہے۔
- عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں عجز وانکسار پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے، لہٰذا بندے کے لیے تکبر وغرور کی کوئی گنجائش نہیں۔
- عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا شخص تنگ نظر نہیں ہوتا۔ اس کا اس بات پر ایمان ہوتا ہے کہ تمام کائنات کا خالق اور سب کو پالنے والا اللہ تعالیٰ ہے، اسی وجہ سے وہ ساری مخلوق کی بھلائی اور بہتری چاہتا ہے۔
- عقیدۂ توحید انسان میں صبر وقناعت، بلند ہمتی اور توکّل جیسی صفات پیدا کرتا ہے، جس کی وجہ سے انسان مشکل سے مشکل کام اور بڑی سے بڑی تکلیف سے پریشان نہیں ہوتا۔ عقیدۂ توحید انسانوں کے درمیان مساوات اور برابری پیدا کرتا ہے اور ذات پات اور دیگر معاشرتی تقسیم سے آزاد کر دیتا ہے۔
- عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا انسان پُرامید ہوتا ہے اور وہ پُرسکون اور اطمینان بخش زندگی گزارتا ہے۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) توحید کا لغوی معنیٰ ہے:

(الف) ایک ماننا　(ب) اطاعت کرنا　(ج) حصّہ دار ٹھہرانا　(د) برابری کرنا

(ii) اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ماننا کہلاتا ہے:

(الف) توحیدِ ربوبیّت　(ب) توحیدِ اُلوہیّت　(ج) توحیدِ اسماء　(د) توحیدِ صفات

(iii) قرآنِ مجید کی کون سی سورت میں عقیدۂ توحید بیان کیا گیا ہے؟

(الف) اَلْکَوْثَرْ　(ب) اَلْاِخْلَاص　(ج) اَلْفَلَق　(د) اَلنَّاس

(iv) شرک کا لغوی معنیٰ ہے:

(الف) حصہ دار بنانا　(ب) ایک ماننا　(ج) مالک سمجھنا　(د) بھلائی کرنا

(v) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ میں نفی کی گئی ہے:

(الف) ذات میں شرک کی　(ب) صفات میں شرک کی

(ج) اُلوہیت میں شرک کی　(د) اسما میں شرک کی

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) شرک کا مفہوم بیان کریں۔

(ii) شرک کی کوئی سی دو اقسام بیان کریں۔

(iii) عقیدۂ توحید کے کوئی سے دو اثرات لکھیں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) عقیدۂ توحید پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- طلبہ عقیدۂ توحید سے متعلق قرآن و حدیث کے حوالوں کے ساتھ تحقیقی نوٹ تیار کریں۔
- اساتذہ کرام نظامِ کائنات کے متعلق سائنسی ویڈیو دکھا کر طلبہ کے مابین خالقِ کائنات کی قدرت پر مذاکرہ کروائیں۔

NOT FOR SALE-PESRP

(2) عقیدۂ رسالت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- عقیدۂ رسالت کے مفہوم، اہمیت اور ضرورت کو سمجھ سکیں۔
- عقیدۂ رسالت کے متعلق معلومات حاصل کر سکیں۔
- انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی نمایاں خصوصیات اور عظمت کا فہم حاصل کر سکیں۔
- عقیدۂ ختمِ نبوت کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں۔
- عقیدۂ رسالت کی روح کو سمجھتے ہوئے عملی زندگی میں تمام انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ کی عزت و تکریم کر سکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی نمایاں خصوصیات، عظمت اور عقیدۂ ختمِ نبوت کو ایمان کا لازمی حصہ سمجھ سکیں۔
- عقیدۂ رسالت کی روشنی میں اپنے اعمال کا جائزہ لے سکیں اور اپنی زندگیوں میں عقیدۂ ختمِ نبوت کے اثرات کو جان سکیں۔

رسالت کے لغوی معنیٰ پیغام رسانی یا پیغام پہنچانا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے، جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے، اسے رسول کہتے ہیں۔

اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد عقیدۂ رسالت کا درجہ ہے۔ انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ، اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا انتظام فرمایا۔ یہ ہدایت اور راہ نمائی اللہ تعالیٰ کے انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ کے ذریعے سے مہیا کی گئی۔ انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ اپنے معاشرے کے پاک اور بے حد نیک انسان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر وحی کے ذریعے سے اپنے احکام نازل فرماتا ہے۔ نبوّت اور رسالت کا یہ سلسلہ حضرت آدم عَلَيۡهِ السَّلَامُ سے شروع ہوا اور حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر آ کر ختم ہوا۔ تمام انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ کی بعثت کا مقصد انسانوں کے اخلاق کی اصلاح اور انھیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کے طریقے سکھانا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی اقوام پیدا فرمائیں، ان سب کے لیے نبی اور رسول مبعوث فرمائے، تاکہ وہ ان اقوام تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کا پیغام پہنچا سکیں اور ان کی راہ نمائی کر سکیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر اور کوئی اُمّت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔ (سُوۡرَۃُ الۡفَاطِر : 24)

اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ کو بہت سی خصوصیات عطا فرمائیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی صورت میں علم و حکمت سے نوازا جاتا ہے اور عام انسانوں میں ان کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ نبی اور رسول اگرچہ انسان ہوتے ہیں، لیکن اپنے مرتبے اور عقل و فہم کے اعتبار سے تمام مخلوق سے بلند ترین مقام پر فائز ہوتے ہیں۔

NOT FOR SALE-PESRP

انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام معصوم ہوتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام کی نبوت اور رسالت وہبی ہوتی ہے، یعنی منصبِ نبوت کسی خاص عمل یا کوشش کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ملتا ہے۔

انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام کی اطاعت واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے رسولوں کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔ (سُوۡرَۃُ مُحَمَّد: 33)

انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام کے اس سلسلے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام کو جو امتیازات الگ الگ عطا فرمائے تھے، وہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کو بہت سے ایسے خصائص سے بھی نوازا گیا جو آپ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے اہم ترین خصائص درج ذیل ہیں:

(1) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم سے پہلے آنے والے تمام انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام کسی خاص قوم یا قبیلے کی طرف مبعوث کیے گئے، لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کا امتیاز یہ ہے کہ آپ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(2) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کو یہ امتیاز اور خصوصیت عطا کی گئی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی بعثت سے تمام انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ اب صرف شریعتِ محمدی ہی واجبُ الاطاعت ہے۔

(3) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم پر اللہ تعالیٰ کے دین کی تکمیل کر دی گئی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطورِ دین پسند کر لیا۔ (سُوۡرَۃُ الۡمَآئِدَۃ: 3)

(4) سابقہ انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام پر جو کتابیں اور صحائف نازل ہوئے اب ان کی تعلیمات بالکل مٹ چکی ہیں یا اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں ہیں، لیکن نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم پر نازل ہونے والی کتاب قرآنِ مجید آج بھی اپنی اصلی شکل میں موجود ہے۔

ختمِ نبوّت

قرآنِ کریم کی حفاظت اس لیے بھی ضروری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم پر نبوت اور رسالت کے اس سلسلے کو ختم فرما دیا۔ اب قیامت تک کوئی اور نبی یا رسول نہیں آئے گا، لہٰذا اب قیامت تک قرآنِ کریم اور سنّتِ نبوی کی پیروی کرنا ہی لازم اور ضروری ہے۔ ختمِ نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰـكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ (سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب: 40)

ترجمہ: نہیں ہیں (حضرت) محمد (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) تمھارے مَردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے متعدد احادیث مبارکہ میں اپنے خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہونے کا اعلان فرمایا اور امت کو یہ بتایا کہ اب میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ''میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔'' (جامع ترمذی:2219)

آیات و احادیث کی روشنی میں صحابہ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم اور ان کے بعد اُمّتِ مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اب قیامت تک حضورِ اکرم (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آسکتا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے بعد جو شخص نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ ختمِ نبوّت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا، اسی لیے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے دور میں جن لوگوں نے نبوّت کا دعویٰ کیا تھا، ان کو ''کذّاب'' قرار دیا گیا اور ان کے خلاف جہاد کیا گیا۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) رسالت کا لغوی معنٰی ہے:

(الف) پیغام پہنچانا (ب) پیروی کرنا (ج) مشہور کرنا (د) سیدھا راستہ دکھانا

(ii) سورۃ الاحزاب کی کس آیت میں نبی کریم (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) کی ختمِ نبوّت کا واضح اعلان ہے؟

(الف) بیس (ب) تیس (ج) چالیس (د) پچاس

(iii) جس نبی پر دین کی تکمیل ہوئی، وہ ہیں:

(الف) حضرت نوح عَلَيْهِ السَّلَام (ب) حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام
(ج) حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام (د) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم

(iv) تمام انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام میں امتیازات کے اعتبار سے فائق اور افضل ہستی ہیں:

(الف) حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام (ب) حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام
(ج) حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام (د) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم

(v) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی وہ خصوصیت جو صرف آپ ہی کی انفرادیت ہے:

(الف) صاحبِ کتاب (ب) معصومیت (ج) ختمِ نبوّت (د) واجب الاطاعت

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) ختمِ نبوت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی رسالت کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔

(iii) انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔ (i) عقیدۂ رسالت کی وضاحت کرتے ہوئے ختمِ نبوّت پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- عقیدۂ رسالت وختمِ نبوت کے متعلق آیاتِ قرآنیہ پر مشتمل چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔ طلبہ کو عقیدۂ رسالت کے عملی تقاضوں سے آگاہ کریں۔

NOT FOR SALE-PESRP

(3) ملائکہ (فرشتے)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- فرشتوں کی صفات سے آگاہ ہو سکیں۔
- فرشتوں کے تصوّر اور اُن کی تخلیق کے مقصد سے آگاہ ہو سکیں۔
- فرشتوں کی ذِمّے داریوں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- حدیثِ جبریل علیہ السّلام کے تناظر میں تعلیم و تعلّم کے آداب کا جائزہ لے سکیں۔
- اس پر ایمان پختہ کر سکیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اپنے احکام کی انجام دہی کے لیے فرشتوں سمیت کسی بھی مخلوق کی محتاج نہیں ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق فرشتوں پر ایمان پختہ کرتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں ان کے ادب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھ سکیں اور اُن کے متعلق بات کرتے ہوئے تعظیمی رویّہ اختیار کر سکیں۔
- حدیثِ جبریل علیہ السّلام سے سبق حاصل کرتے ہوئے تعلیم و تعلّم کے آداب کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔

ملائکہ جمع ہے مَلَكٌ کی، جس کا معنیٰ ہے فرشتہ۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں اور بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی غلطی اور خطا وغیرہ سے پاک ہیں۔ فرشتے مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔ فرشتوں کی تخلیق کا مقصد عبادت و اطاعتِ الٰہی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝٢٠ (سورۃ الانبیاء: 20) ترجمہ: وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں، وہ سُستی نہیں کرتے۔

فرشتوں کی تخلیق نُور سے کی گئی ہے جس طرح جنّات کی تخلیق آگ سے اور انسان کی تخلیق مٹی سے کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السّلام سے پہلے پیدا فرمایا۔ فرشتوں پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے تخلیقِ آدم کے فیصلے سے فرشتوں کو آگاہ کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کائنات کے مختلف اُمور انجام دیتے ہیں۔

فرشتوں کی ذمے داریاں

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف ذمے داریاں سونپ رکھی ہیں۔ مشہور فرشتوں میں ''کراماً کاتبین'' ہیں جو انسان کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انسان کا نامہ اعمال لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو ''مُنکر نکیر'' کہا جاتا ہے۔ انبیائے کرام علیہم السّلام پر وحی لانے کی ذمہ داری حضرت جبریل علیہ السّلام، مخلوق کے لیے رزق کی ذمے داری حضرت میکائیل علیہ السّلام، روح قبض کرنے کی ذمہ داری حضرت عزرائیل علیہ السّلام (مَلَكُ الْمَوْت) اور قیامت کے لیے صُور پھونکنے کی ذمے داری حضرت اسرافیل علیہ السّلام کی ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السّلام مختلف شکلوں میں حاضر ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایک صحابی حضرت دِحیہ کلبی رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کی شکل میں حاضر ہوتے۔ حضرت جبریل علیہ السّلام کے انسانی شکل میں حاضر ہونے کا ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو حدیثِ جبریل کہتے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک صاحب ہمارے سامنے نمودار ہوئے۔ جن کے کپڑے بہت سفید اور بال خوب سیاہ تھے۔ اُن پر سفر کے کوئی آثار نہ تھے اور ہم میں سے کوئی اُنھیں پہچانتا بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ وہ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے اور اپنے گھٹنے حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے گھٹنوں سے ملا دیے

اور ہاتھ اپنے زانو پر رکھے اور چار سوال کیے کہ ایمان، اسلام، احسان اور علاماتِ قیامت کیا ہیں؟ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، رسولوں، قیامت کے دن اور اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لانا ہے۔ اور اسلام کلمہ شہادت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج ادا کرنا ہے۔ احسان سے مراد اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا ہے کہ گویا بندہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اور پھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے قیامت کی علامات کے حوالے سے کچھ بیان فرمایا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جبریل علیہ السّلام تھے جو تمھیں تمھارا دین سکھا رہے تھے۔

حدیثِ جبریل سے تعلیم و تعلّم کے درج ذیل آداب واضح ہوتے ہیں:

- استاد کی خدمت میں صاف ستھرا لباس پہن کر حاضر ہونا۔
- کمرا جماعت میں استاد کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔
- استاد کے سامنے ادب سے بیٹھنا۔
- واضح اور مختصر سوال کرنا۔
- استاد کی وضاحت کے بعد اگلا سوال کرنا۔
- ایسا سوال کرنا جس سے تمام طلبہ کو فائدہ ہو۔
- تعلیم و تعلّم میں دنیا کے ساتھ آخرت کو بھی پیشِ نظر رکھنا۔
- سوال کرنے پر استاد کا طالب علم کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- واضح اور جامع جواب دینا۔
- غیر ضروری سوالات اور استاد کا وقت ضائع کرنے سے اجتناب کرنا۔

ہمیں چاہیے کہ فرشتوں کے بارے میں اپنے دل میں عظمت کا احساس رکھیں اور اس بات کا یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ امور کائنات میں فرشتوں کا محتاج نہیں ہے۔ فرشتوں کو ان ذمہ داریوں پر مامور کرنا خود فرشتوں کے لیے اعزاز اور اطاعت خداوندی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) فرشتوں کی تخلیق کا اولین مقصد ہے:

(الف) عبادت و اطاعتِ الٰہی　(ب) روح قبض کرنا　(ج) بارش برسانا　(د) رزق کی فراہمی

(ii) کِراماً کاتبین کی ذمے داری ہے:

(الف) انسانی اعمال لکھنا　(ب) روح قبض کرنا　(ج) بارش برسانا　(د) وحی لانا

(iii) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو تخلیق کیا ہے:

(الف) مٹی سے　(ب) نور سے　(ج) آگ سے　(د) پانی سے

(iv) منکر اور نکیر انسان کے پاس آتے ہیں:

(الف) پیدائش کے وقت　(ب) موت کے وقت　(ج) قبر میں　(د) حشر میں

(v) حضرت اسرافیل علیہ السّلام کی ذمے داری ہے:

(الف) صُور پھونکنا　(ب) روح قبض کرنا　(ج) اعمال لکھنا　(د) رزق پہنچانا

2۔ مختصر جواب دیں۔ (i) ملائکہ کا تعارف بیان کریں۔ (ii) حدیثِ جبریل کی روشنی میں تعلیم و تعلّم کے کوئی سے دو آداب لکھیں۔ (iii) فرشتوں کی دو ذمّے داریاں لکھیں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔ (i) ملائکہ پر ایمان کے حوالے سے ایک جامع نوٹ تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- قرآن و سنت میں مذکور چند فرشتوں کے نام لکھیں اور ان کی ذِمّے داریوں سے متعلق فہرست تیار کریں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کے مابین تعلیم و تعلّم کے آداب پر خاکہ تیار کروائیں۔

NOT FOR SALE-PESRP

(4) کُتُبِ سماویہ (آسمانی کتابیں)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- انسانوں کی ہدایت کے لیے آسمانی کتب کے نازل ہونے کی اہمیت اور ان کا مقصد جان سکیں۔
- صاحبِ کتاب انبیائے کرام علیہم السلام کا تعارف جان سکیں۔
- آسمانی کتب کی مختصر تاریخ جان سکیں۔
- آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات جان سکیں۔
- مشرکین اور اہلِ کتاب میں فرق جان کر اہل کتاب کے بارے میں مختصر احکام جان سکیں۔
- آسمانی کتب پر ایمان پختہ کرتے ہوئے ان کے ادب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھ سکیں۔
- آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات کو جان کر اعمال خیر میں عالمی اشتراک اور تعاون کی روح پیدا کر سکیں۔
- اہلِ کتاب کے بارے میں شرعی ہدایات کو ملحوظ رکھ سکیں۔
- قرآن مجید کو آخری وابدی اور ہر قسم کی تحریف سے پاک آسمانی کتاب مانتے ہوئے اس پر عمل کرنے والے بن سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السّلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے، صرف اسی کی عبادت کرنے، اچھے کام کرنے اور برے کاموں سے باز رہنے کی دعوت دی۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔ چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں، انھیں صحیفے یا صحائف کہتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں حضرت ابراہیم عَلَيۡهِ السَّلَامُ اور حضرت موسیٰ عَلَيۡهِ السَّلَامُ پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى ﴿۱۹﴾ (سُوۡرَةُ الۡاَعۡلٰى: 18-19)

ترجمہ: یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں (بھی) ہے۔ (یعنی) ابراہیم (عَلَيۡهِ السَّلَامُ) اور موسیٰ (عَلَيۡهِ السَّلَامُ) کے صحیفوں میں۔

اسی طرح حضرت شیث عَلَيۡهِ السَّلَامُ اور حضرت اِدریس عَلَيۡهِ السَّلَامُ پر بھی آسمانی صحیفے نازل کیے جانے کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام ایک عظیم نبی ہیں۔ آپ عَلَيۡهِ السَّلَامُ کو خلیل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے۔ آپ عراق میں پیدا ہوئے۔ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت ابراہیم عَلَيۡهِ السَّلَامُ کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم عَلَيۡهِ السَّلَامُ کا ذکر قرآن مجید میں کئی بار آیا ہے۔ حضرت ابراہیم عَلَيۡهِ السَّلَامُ کے بعد جتنے بھی انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ تشریف لائے وہ سب حضرت ابراہیم عَلَيۡهِ السَّلَامُ کی اولاد میں سے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو ابو الانبیاء (یعنی انبیاء کا باپ) کہا جاتا ہے۔ تینوں آسمانی مذاہب یہودیت، مسیحیت اور اسلام میں حضرت ابراہیم عَلَيۡهِ السَّلَامُ کو انتہائی قابلِ احترام اور قابلِ تعظیم سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مشرکینِ مکّہ بھی خود کو ابراہیمی کہتے تھے۔ حضرت ابراہیم عَلَيۡهِ السَّلَامُ کے پوتے حضرت یعقوب عَلَيۡهِ السَّلَامُ کا لقب اسرائیل ہے اس لیے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

جن انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں، ان میں سے چار انبیائے کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ اور ان پر نازل ہونے والی آسمانی کتابوں کے نام یہ ہیں:

NOT FOR SALE-PESRP

☆ تورات

حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام تورات ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد قرآن مجید میں سب سے زیادہ جس نبی کا ذکر آیا ہے وہ حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام ہیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام نے فرعون کے سامنے انتہائی جرأت سے حق کا پیغام پہنچایا اور اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر آزادی عطا کی۔

☆ زبور

حضرت داؤد عَلَیۡہِ السَّلَام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے۔ حضرت داؤد عَلَیۡہِ السَّلَام، حضرت یعقوب عَلَیۡہِ السَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوّت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ آپ نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ حضرت داؤد عَلَیۡہِ السَّلَام سے پہلے بنی اسرائیل میں نبوّت اور حکومت کا سلسلہ الگ الگ خاندانوں میں تھا، آپ بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنھیں نبوّت کے ساتھ حکومت بھی عطا کی گئی۔

☆ انجیل

حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام انجیل ہے۔ حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام بنی اسرائیل میں بھیجے گئے آخری نبی تھے۔ حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں آیا۔ حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کی والدہ کا نام حضرت مریم بنت عمران ہے۔ حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کا لقب مسیح، عبداللہ اور روح اللہ ہے اور آپ کی کنیت ابن مریم ہے۔ آپ عَلَیۡہِ السَّلَام کا ایک لقب **کلمۃ اللہ** بھی ہے۔

☆ قرآنِ مجید

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی کتاب کا نام قرآنِ مجید ہے۔ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر دینِ اسلام کی تعلیمات کو مکمّل کر دیا ہے۔ اس لیے انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ قرآنِ مجید پر عمل اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہے، کیوں کہ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی پچھلی تمام تر شریعتیں منسوخ ہو گئیں، اب نجات کا واحد راستہ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اتباع اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شریعت پر عمل کرنا ہے۔

تمام آسمانی کتابوں میں یہ تین عقائد موجود رہے ہیں: عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت اور عقیدۂ آخرت۔ سابقہ آسمانی کتابوں نے مذکورہ تینوں عقائد پر بہت زور دیا، لیکن بعد میں آنے والوں نے جب ان کتابوں میں تحریف کی تو ان تعلیمات کو بھی بدل کر رکھ دیا اور لوگوں کی کثیر تعداد شرک میں مبتلا ہو گئی۔ ان عقائد کے ساتھ ساتھ عبادات میں سے نماز، روزے اور زکوٰۃ کا ذکر بھی سابقہ آسمانی کتابوں میں موجود رہا ہے، البتہ ان کے طریقِ کار میں فرق کسی نہ کسی طور پر موجود رہا ہے۔ مزید یہ کہ تمام اعلیٰ اقدار اور اخلاقِ حسنہ کی تعلیم کا ذکر سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی موجود تھا۔

وہ لوگ جو کسی ایسے مذہب کے پیروکار ہیں جس کی دعوت کسی نبی نے دی اور ان کی ہدایت کے لیے کتاب بھی بھیجی گئی تو ایسے لوگوں کو اہلِ کتاب کہا جاتا ہے، جیسے یہودی اور مسیحی۔ البتہ وہ لوگ جو کسی نبی کی تعلیمات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے، اور وہ لوگ مظاہرِ فطرت یا بتوں کی پوجا کرتے ہیں تو اس طرح کے لوگوں کو مشرکین کہا جاتا ہے۔

NOT FOR SALE-PESRP

ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے، آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کتابیں بھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السّلام پر نازل فرمائیں، وہ کتابیں برحق تھیں، البتہ بعد میں ان میں لوگوں نے تحریف کردی اور وہ اپنی اصل حالت پر باقی نہ رہیں۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ آسمانی کتابوں کا احترام کرے۔

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ قرآنِ مجید کے نازل ہونے کے بعد پچھلی تمام آسمانی کتابیں اور ان کے احکام منسوخ ہو گئے اور ان کتابوں کی تعلیمات کو قرآنِ مجید میں جمع کر دیا گیا۔ اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے نازل فرمایا ہے۔ قرآنِ مجید کی حفاظت کا ذمّہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں کو ماننا ضروری ہے، اب تمام آسمانی کتابوں میں سے قیامت تک کے لیے ہدایت اور راہ نمائی کے لیے قرآنِ مجید ہی کافی ہے۔ انسان کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لائے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآنِ مجید پر بھی ایمان لائے۔

اگر ایک شخص قرآنِ مجید پر عمل کرلے تو گویا اس نے تمام آسمانی کتابوں پر عمل کرلیا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ قرآنِ مجید کی تلاوت کریں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس پر عمل کریں اور اس کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں۔

ہمیں اپنے دین پر مضبوطی سے عمل کرتے ہوئے ساری دنیا کے انسانوں کے ساتھ امن وسلامتی اور باہمی تعاون کی فضا قائم کرنی چاہیے۔ یاد رہے ہمارا دین ہمیں غیر مسلموں کے ساتھ اچھے معاشرتی تعلقات اور کاروبار سے منع نہیں کرتا بلکہ ہمیں اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے اعتدال کے ساتھ ان سے تعلقات رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا لقب ہے:

(الف) خلیفۃ اللہ (ب) ابو الانبیاء (ج) روح اللہ (د) کلیم اللہ

(ii) وہ نبی جنھیں نبوت اور خلافت عطا کی گئی:

(الف) حضرت داؤد علیہ السّلام (ب) حضرت اسحاق علیہ السّلام
(ج) حضرت یعقوب علیہ السّلام (د) حضرت اسماعیل علیہ السّلام

(iii) وہ عبادت جو سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی مذکور رہی ہے:

(الف) روزہ (ب) حج (ج) عمرہ (د) طواف

(iv) مسیح لقب ہے:

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا (ب) حضرت اسماعیل علیہ السّلام کا
(ج) حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا (د) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا

(v) تمام انبیائے کرام علیہم السّلام کی تعلیمات کی جامع کتاب کا نام ہے:

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآن مجید

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) آسمانی صحیفوں سے کیا مراد ہے؟

(ii) کون سے بنیادی عقائد تمام آسمانی کتابوں میں موجود رہے؟

(iii) مشرکین اور اہلِ کتاب میں کیا فرق ہے؟

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) کُتُبِ سماویہ (آسمانی کتابیں) پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں

- طلبہ ایک ایسا چارٹ بنائیں جس پر ترتیبِ زمانی کے اعتبار سے آسمانی کتب اور ان انبیائے کرام علیہم السّلام کے نام تحریر کریں جن پر یہ کتب نازل ہوئیں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو حفاظتِ قرآن کے ظاہری اور باطنی انتظام کے طریقِ کار سے آگاہ کریں۔

(5) عقیدۂ آخرت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- عقیدۂ آخرت اور اس سے متعلق نقلی و عقلی دلائل جان سکیں۔
- برزخ، حشر و نشر، مقامِ محمود، حوضِ کوثر، میزان، شفاعت، جنت اور جہنم کے بارے میں جان سکیں۔
- جنت اور جہنم میں لے جانے والے اعمال کا جائزہ لے سکیں۔
- عقیدۂ آخرت پر ایمان پختہ کر کے جنت کا شوق اور جہنم کا خوف قلوب میں پیدا کر سکیں۔
- آخرت کی تیاری کر کے حقیقی کامیابی پانے والے بن سکیں۔

اسلام ایک کامل اور جامع دین ہے جو انسان کو دنیا و آخرت کے حوالے سے مکمل راہ نمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو نہ صرف اس عارضی دنیا کے احکامات سکھائے ہیں بلکہ مرنے کے بعد جتنی منازل انسان نے طے کرنی ہیں ان سب کے حوالے سے بھی راہ نمائی فرمائی ہے۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو مرنے کے بعد ایک نئی زندگی کا تصوّر اور عقیدہ دیا ہے اور اس کو آخرت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ آخرت پر یقین رکھنے والوں کو حقیقی معنوں میں مومنین اور پرہیزگار کہا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرۃ: 4)

قرآن مجید میں عقیدۂ آخرت کے مختلف اجزا کو بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے جن عقائد کی تعلیم کو اپنے ماننے والوں تک پہنچایا، ان میں عقیدہ توحید اور رسالت کے ساتھ عقیدہ آخرت بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ قرآن مجید میں منکرین آخرت کے شبہات کا انتہائی احسن انداز میں جواب دیا گیا ہے۔ عقیدہ آخرت کا انکار کرنے والوں کا مؤقف تھا کہ کیا زمین میں نیست و نابود ہونے کے بعد ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟ ہمارے لیے تو صرف یہی دنیا کی زندگی ہے۔ ہم نے دوبارہ زندہ نہیں ہونا اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کے بعد دوبارہ کون زندہ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے شبہات کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ (سورۃ الروم: 27)

ترجمہ: اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔

انسانی عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ کسی بھی چیز کا دوسری مرتبہ بنانا یا پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ اس لیے انسانی عقل عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا کرتی ہے۔ ہر شخص اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اچھے اعمال کا صلہ اور برے اعمال کا بدلہ

NOT FOR SALE-PESRP

ملتا ہے۔غور وفکر کرنے کی بات ہے کہ کیا مجرموں کو ان کے جرائم کی سزا نہیں ملے گی؟ کیا پرہیز گاروں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ نہیں ملے گا۔ کیا اشرف المخلوقات انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے کار پیدا کیا ہے اور کیا اس کے اعمال کی کوئی حیثیت نہیں؟ جب عقل انسانی اس پر غور وفکر کرتی ہے تو یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ آخرت کی زندگی برحق ہے جس میں سب لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

موت کے بعد کی زندگی میں انسان جن مراحل سے گزرتا ہے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

عالم برزخ

موت کے بعد اور دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی دور کو عالمِ برزخ کہتے ہیں۔ برزخ کے معنیٰ دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز کے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ وَّرَآىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ (سورۃ المومنون: 100)

ترجمہ: اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس دن تک کے لیے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔

عالم برزخ کے احوال انسانی اعمال کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (جامع ترمذی: 2460)

حشر و نشر

نشر کا معنیٰ موت کے بعد زندہ کرنا جب کہ حشر کا معنیٰ حساب کے میدان اور پھر جنّت و دوزخ کی طرف لے جانا ہے۔ سب سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی قبرِ انور سے باہر تشریف لائیں گے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه اور بائیں طرف حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه ہوں گے۔ پھر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے قبرستانوں کے مسلمان حشر میں جمع کیے جائیں گے۔ حشر میں لوگوں کے مراتب جدا جدا ہوں گے، انبیائے کرام علیھم السلام کا مقام اعلیٰ ترین ہوگا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس دن اعلیٰ ترین مقام پر ہوں گے، اس دن کافر سخت آزمائش میں ہوں گے اور منھ کے بل چل رہے ہوں گے۔

مقامِ محمود اور شفاعت

شفاعت کا معنیٰ سفارش ہے۔ شفاعت کی دو قسمیں ہیں: پہلی شفاعتِ کبریٰ ہے جو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا فائدہ پوری انسانیت کو ہوگا کیوں کہ حساب کے انتظار کی سختی ختم ہو جائے گی اور حساب شروع ہو جائے گا۔ اسی شفاعت کو مقامِ محمود کہتے ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا گیا مقامِ محمود کیا ہے؟ تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا مقامِ محمود شفاعت ہی ہے۔

دوسری شفاعتِ صغریٰ ہے قیامت کے دن نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور دیگر انبیائے کرام علیھم السلام وملائکہ، علما و شہداء، صالحین، قرآن مجید اور روزے وغیرہ اللہ تعالیٰ کے حضور انسانوں کی شفاعت کریں گے۔

شفاعت میں زور اور زبردستی نہیں ہوگی، اللہ تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں چلے گا، اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا شفاعت کا اذن عطا فرمائے گا۔

عقیدہ آخرت پر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم زندگی میں آخرت کی فکر کریں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کریں اور گناہوں سے بچیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال کریں، دوسروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں تا کہ ہم جنّت کے مستحق بن سکیں۔

حوضِ کوثر

''کوثر'' جنّت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو روزِ قیامت عطا کیا جائے گا اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی امّت اس سے سیراب ہوگی۔ قیامت کے دن جو اس حوض سے پانی پی لیں گے وہ خوش بخت ہوں گے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مومنین کو حوضِ کوثر سے سیراب ہونے کی نوید سنایا کرتے تھے۔ حوضِ کوثر کی صفات بیان کرتے ہوئے رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کوثر جنّت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ یہ موتیوں اور یاقوت کی نالیوں میں بہتی ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوش بُو سے زیادہ مہک والا ہے۔ (مسند احمد: 23451)

میزان

میزان ترازو کو کہتے ہیں اور اعمال کے وزن کے لیے قیامت کے دن جو میزان نصب کی جائے گی اس کا ہر پلڑا اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ یہ میزان حق ہے اور قیامت کے دن سب لوگوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا جن کے نیک اعمال وزنی ہوں گے۔ وہ کامیاب ہوں گے اور جن کے اعمال کا وزن ہلکا ہوگا وہ خسارے میں رہیں گے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْبِيَاۗءِ :47)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری میزان میں کوئی چیز نہیں۔ (سنن ابی داؤد: 4799)

جنّت اور جہنّم

حساب کے بعد جنّت اور جہنّم کے مستحق اپنے اپنے ٹھکانوں پر چلے جائیں گے۔ جنت اللہ تعالیٰ کی شانِ رحیمی اور جہنم اللہ تعالیٰ کے قہار و جبار ہونے کا مظہر ہے۔ جنت بے انتہا خوب صورت مقام ہے جہاں انسان کو وہ سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کرے گا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝۳۱ (سورۃ حم السجدۃ: 31)

ترجمہ: اور اس میں تمھارے لیے ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے۔

یہ جنّت دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جنّت کی خوب صورتی کے بارے حدیثِ قدسی ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔ (صحیح بخاری: 3244)

اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جہاں عذاب کی مختلف کیفیات ہوں گی۔ انسانوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر سزائیں دی جائیں گی۔ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا جائے گا، آگ میں جلا دیا جائے گا، لوہے کے کوڑے برسائے جائیں گے، ان کا کھانا پینا بھی اذیت ناک اور ناقابلِ برداشت ہوگا۔ اس عذاب کے ڈر سے وہ موت کی خواہش کریں گے لیکن ان کو موت نہیں آئے گی۔ انسان

سوچے گا کہ کاش موت ہی آ جائے لیکن دوزخیوں کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا اے جنّتیو! تمھیں موت نہیں آئے گی اور اے جہنّمیو! اب تمھیں بھی موت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری:6548)

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مرنے کے بعد انسان کی سب سے پہلی منزل ہے:

(الف) عالم برزخ (ب) عالم ارواح (ج) حشر (د) نشر

(ii) عقیدۂ توحید و رسالت کے ساتھ بنیادی اہمیت کا حامل عقیدہ ہے:

(الف) فرشتوں پر ایمان (ب) آخرت پر ایمان (ج) تقدیر پر ایمان (د) آسمانی کتابوں پر ایمان

(iii) نشر کا معنٰی ہے:

(الف) موت کے بعد زندہ کرنا (ب) حساب لینا (ج) شفاعت کرنا (د) روح قبض کرنا

(iv) حشر کے دن کافر چل کر آئیں گے:

(الف) منھ کے بل (ب) قدموں کے بل (ج) گھٹنوں کے بل (د) ہاتھوں کے بل

(v) جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ قبرِ انور سے باہر تشریف لائیں گے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دائیں طرف ہوں گے:

(الف) حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ (ب) حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

(ج) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ (د) حضرت سعد بن معاذ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) مقامِ محمود سے کیا مراد ہے؟ (ii) حوضِ کوثر کے بارے میں مختصراً بیان کریں۔

(iii) آخرت میں اللہ تعالٰی کے فرماں برداروں اور نافرمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) عقیدۂ آخرت پر جامع نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں

- طلبہ چند آیاتِ قرآنی کی فہرست (سورت کا نام اور آیت نمبر) بنائیں جن میں عقیدۂ آخرت، جنت اور جہنم کا ذکر ہو۔
- اساتذہ کرام طلبہ کا عقیدۂ آخرت پر ایمان پختہ کروائیں تاکہ ان کے دلوں میں جنّت کا شوق اور جہنّم کا خوف پیدا ہو سکے۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو آخرت کی تیاری کی ترغیب دیں تاکہ وہ حقیقی طور پر کامیاب ہونے والے مسلمان بن سکیں۔